قادیانیت (انگریزی) از علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ

# قادیانی عقائد

مترجم - مسعود الرحمٰن فیصل آباد

(گذشتہ سے پیوستہ)

**نزول جبرئیل علیہ السلام:** مرزا غلام احمد پر حضرت جبرئیل علیہ السلام کا نزول ہونا بھی وہ باطل عقیدہ ہے جو قادیانی حضرات کے مسلمانوں سے علیحدہ امت ہونے پر مہر ثبت کرتا ہے۔ کیونکہ مسلمانوں کا تو بالاتفاق یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کسی کے لئے حضرت جبرئیلؑ وحی نہ تو لائے ہیں اور نہ ہی لائیں گے۔ مرزا غلام احمد کا بیٹا مرزا محمود اس کے برعکس لکھتا ہے کہ..... میری عمر جب نو یا دس برس کی تھی' میں اور ایک میرا طالب علم دوست اپنے گھر میں کھیل رہے تھے' وہیں ایک الماری میں ایک کتاب پڑی تھی جس پر نیلا جزدان تھا وہ ہمارے دادا صاحب کے وقت کی تھی۔ نئے نئے ہم پڑھنے لگے تھے۔ اس کتاب کو جو کھولا تو اس میں لکھا ہوا تھا کہ اب جبرئیل نازل نہیں ہوتا۔ میں نے کہا یہ غلط ہے میرے ابا پر تو نازل ہوتا ہے مگر اس لڑکے نے کہا کہ جبرئیل نہیں آتا کیونکہ کتاب میں لکھا ہے۔ ہم میں بحث ہو گئی۔ آخر ہم دونوں مرزا صاحب کے پاس گئے اور دونوں نے اپنا اپنا بیان پیش کیا تو آپ نے فرمایا کتاب میں غلط لکھا ہے' جبرئیل اب بھی آتا ہے۔ (الفضل ۱۰ اپریل ۱۹۲۲ء)

مرزا غلام احمد خود رقمطراز ہے کہ..... میرے پاس جرائیل آیا' اس نے مجھے چنا اور میری طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تجھے دشمنوں سے بچائے گا۔ (مواہب الرحمٰن ص ۴۳)

قادیانی حضرات کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ مرزا پر آنے والی اس وحی کی اہمیت و حیثیت وہی ہے جو حضرت محمدؐ پر نازل ہوا کرتی تھی لہٰذا مرزا کی وحی کو ماننا اسی طرح ضروری ہے جس طرح کہ قرآن پاک کو ماننا۔ قاضی محمد یوسف قادیانی لکھتا ہے کہ.....

مرزا غلام احمد اپنی وحی اپنی جماعت کو سنانے پر مامور ہیں۔ جماعت احمدیہ کو اس وحی خدا پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا فرض ہے کیونکہ یہ ہوتی ہی اس مقصد کے لئے ہے ورنہ اس کا سنانا اور پہنچانا بے سود اور لغو کام ہو گا جبکہ اس پر ایمان لانا اور اس پر عمل کرنا مقصود بالذات نہ ہو۔ اور یہ شان بھی صرف انبیاء کو حاصل ہے کہ ان کی وحی پر ایمان لایا جائے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی قرآن میں یہی حکم ملا اور ان ہی کے الفاظ میں ملا اور ان کے بعد مرزا غلام احمد علیہ الصلوۃ والسلام کو ملا پس یہ بھی آپ کی نبوت کی دلیل ہے۔ (النبوۃ فی الالہام ص ۲۸)

غلام احمد کہتا ہے کہ.....

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دوسری کتابوں پر اور جس طرح قران شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں' اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔ (حقیقتہ الوحی ص ۲۲۱ از قادیانی)

نیز..... مجھے اپنی وحی پر ویسا ہی ایمان ہے جیسا کہ تورات' انجیل اور قران پر ہے۔
(تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۶۴)

مرزائیوں کا نامور مبلغ جلال الدین شمس لکھتا ہے کہ.....

ان حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے الہامات کو کلام الٰہی قرار دیتے ہیں اور ان کا مرتبہ بلحاظ کلام الٰہی ہونے کے ایسا ہی ہے جیسا کہ قرآن مجید' تورات اور انجیل کا (منکرین صداقت کا انجام ص ۴۹)

اور چونکہ قادیانی' مرزا غلام احمد کی "لغویات" کو کلام الٰہی کا درجہ دیتے اور اسے قرآن حکیم کے مماثل قرار دیتے ہیں لہٰذا انہوں نے اس نظریے کو بھی اپنے عقائد کی بنیاد بنا لیا ہے کہ ہر وہ حدیث رسولؐ جو مرزا غلام کے خلاف ہو' مردود اور غیر صحیح ہے خواہ وہ کتنی ہی صحیح کیوں نہ ہو۔ اور اس کے برعکس اگر موضوع حدیث سے بھی مرزا کے کسی قول کی تصدیق ہوتی ہو تو وہ حدیث صحیح اور مقبول قرار پائے گی۔ چنانچہ مرزا محمود لکھتا ہے کہ.....

مسیح موعود (مرزا غلام احمد) سے جو باتیں ہم نے سنی ہیں وہ حدیث و روایت سے معتبر ہیں کیونکہ حدیث ہم نے آنحضرتؐ کے منہ سے نہیں سنی۔ پس سچی حدیث اور مسیح موعود کا قول مخالف نہیں ہو سکتے۔ (الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء)

اس الفضل میں یہ بھی شائع ہوا کہ.....

ایک شخص نے نہایت گستاخی اور بے ادبی سے لکھا ہے کہ احادیث جنہیں ہم نے اپنے محدود ناقص علم سے صحیح سمجھا ہے ان کے مقابلہ میں مسیح موعود (غلام احمد) کی وحی رد کر دینے کے قابل ہے۔ اس نادان نے اتنا بھی نہیں سوچا کہ اس طرح تو اسے مسیح موعود کے سچے دعووں سے بھی انکار کرنا پڑے گا۔ وہ احادیث جن سے آپ کا دعویٰ ثابت ہوتا ہے سب کی سب تمام محدثین کے نزدیک ضعیف ہیں مگر خدا کے مامور نے جب اپنے دعویٰ کا صدق الہامات کے ذریعے پیش گوئیوں اور دیگر نشانات سے ثابت کر دیا تو پھر ہم نے آپ کو عدل و حکم مان لیا اور جس حدیث کو آپ (مرزا) نے صحیح کہا وہ ہم نے صحیح سمجھی اور جسے آپ نے متشابہ قرار دیا

اسے ہم نے حکم کے تابع کر لیا اور جس حدیث کے بارے میں فرمایا کہ یہ چھوڑ دینے کے قابل ہے وہ چھوڑ دی کیونکہ حدیث تو راویوں کے ذریعے ہم تک پہنچی اور ہم کو معلوم نہیں کہ آنحضرتؐ نے درحقیقت کیا فرمایا مگر خدا کا زندہ رسول (مرزا) جو ہم میں موجود تھا اس نے خدا سے یقینی علم پا کر امر حق پر اطلاع دی اور جب وہ اتباع کامل نبوی سے نبی ہوا تو ہم نے مان لیا کہ آپ کے قول و فعل کے خلاف اگر کوئی حدیث بیان کی جائے تو ہم اسے قابل تاویل سمجھیں گے اس لئے کہ جو باتیں ہم نے مسیح موعود سے سنیں وہ اس راوی کی روایت سے زیادہ معتبر ہیں جسے حدیث نبوی بتایا جاتا ہے۔ (الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۱۵ء)

اور مرزا کے بیٹے نے تو یہ بھی کہہ ڈالا کہ.....

اب کوئی قرآن نہیں سوائے اس قرآن کے جو حضرت مسیح موعود (مرزا) نے پیش کیا اور کوئی حدیث نہیں سوائے اس کے جو حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دکھائی دے۔ اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اس ذریعہ سے نظر آئے گا کہ اگر اسے حضرت مسیح موعود کی روشنی میں دیکھا جائے اور اگر کوئی چاہے کہ آپ سے علیحدہ ہو کر کچھ دیکھ سکے تو اسے کچھ نظر نہیں آئے گا ایسی صورت میں اگر کوئی قرآن کو بھی دیکھے گا تو اسے قرآن سے ہدایت کی بجائے بے راہ روی حاصل ہو گی۔ اسی طرح اگر حدیثوں کو اپنے طور پر پڑھیں گے تو وہ مداری کے پٹارے سے زیادہ وقعت نہیں رکھیں گی۔ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے' حدیثوں کی کتابوں کی مثال تو مداری کے پٹارے جیسی ہے جس طرح مداری جو چاہتا ہے اس میں نکال لیتا ہے اسی طرح ان سے جو چاہو نکال لو۔ (معاذ اللہ من ذلک) (الفضل ۱۵ جولائی ۱۹۲۴ء)

ان مغلظات پر ہم اللہ سے پناہ طلب کرتے ہیں اور یہ کہتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں کہ.....

خوف خدائے پاک دلوں سے نکل گیا
آنکھوں سے شرم سرور کون و مکاں گئی

**قرآن زیشان اور امت قادیان:** ہمیشہ سے خود کو امت مسلمہ سے "ممتاز" سمجھنے والے مرزائی حضرات قرآن کے معاملے میں بھی ایسے عقائد کے حامل ہیں کہ جن کے اظہار کے بعد کوئی عادل انسان مرزائیوں کو "خارج از اسلام" تصور کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ان کا عقیدہ ہے کہ غلام احمد پر اسی طرح کتاب نازل ہوئی جس طرح اللہ کے پہلے برگزیدہ رسولوں پر نازل ہوتی رہی ہے بلکہ غلام احمد پر نازل ہونے والا "مواد" بیشتر انبیاء پر نازل شدہ کتب اور صحائف سے بہت زیادہ ہے علاوہ ازیں ان کا کہنا ہے کہ ان "الہامات" کی تلاوت بھی اسی طرح ضروری ہے

جیسے پہلے آسمانی کتابوں کی تلاوت لازمی تھی اور جس طرح کہ "کتب الہیہ" کے مخصوص نام ہیں مثلاً تورات' زبور' انجیل اور قران' اسی طرح غلام قادیان کی کتاب کا بھی ایک خاص نام ہے جسے "کتاب مبین" کہتے ہیں اور قابل ذکر بات یہ ہے کہ قرآن قادیان' قرآن رحمان ہی کی طرح آیات پر مشتمل ہے اور اس کے بیس پارے یا اجزاء ہیں چنانچہ الفضل اسی کے متعلق رقمطراز ہے کہ.....

حضرت مرزا غلام پر نازل ہونے والے الہامات کسی بھی نبی کی وحی سے کسی طور بھی کم نہیں ہیں بلکہ وہ اکثر سے زیادہ ہی ہو گا۔ (الفضل ۱۵ فروری ۱۹۱۹ء)

قاضی محمد یوسف قادیانی کہتا ہے کہ..... اللہ تعالٰی نے حضرت مسیح موعود کے مجموعہ الہامات کو "الکتاب المبین" فرمایا ہے اور جدا جدا الہامات کو آیات سے موسوم کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کو یہ الہام متعدد دفعہ ہوا ہے پس آپ کی وحی بھی جدا جدا آیت کہلا سکتی ہے جبکہ اللہ نے ان کو ایسا نام دیا ہے اور مجموعہ الہامات کو الکتاب المبین کہہ سکتے ہیں۔ پس جس شخص کے نزدیک نبی اور رسول کے واسطے کتاب لانا ضروری شرط ہے خواہ وہ کتاب شریعت کاملہ ہو یا کتاب المبشرات والمنذرات ہو تو واضح ہو کہ اس کی اس شرط کو بھی اللہ نے پورا کر دیا ہے اور حضرت صاحب کے مجموعہ الہامات کو "الکتاب المبین" سے موسوم کیا ہے۔ پس آپ اس پہلو سے بھی نبی ثابت ہیں اگرچہ کافر اسے ناپسند ہی کریں گے۔ (النبوۃ فی الالہام ص ۴۳ - ۴۴)

اور خلیفہ قادیانی مرزا محمود نے عید کا خطبہ دیتے ہوئے کہا کہ.....

حقیقی عید ہمارے لیے ہے مگر ضرورت اس بات کی ہے کہ اس کلام الٰہی کو پڑھا جائے اور سمجھا جائے جو حضرت مسیح موعود (مرزا) پر اترا۔ بہت کم لوگ ہیں جو اس کلام کو پڑھتے اور اس کا دودھ پیتے ہیں۔ وہ سرور اور لذت جو حضرت کے الہامات پڑھنے سے حاصل ہوتی ہے کسی اور کتاب کو پڑھنے سے نہیں ہو سکتی جو ان الہامات کو پڑھے گا وہ کبھی مایوسی اور نامیدی میں نہ گرے گا' مگر جو پڑھتا نہیں یا پڑھ کر بھول جاتا ہے' خطرہ ہے کہ اس کا یقین اور امید جاتی رہے' وہ تکلیفوں اور مصیبتوں میں گھر جائے گا کیونکہ وہ سرچشمہ امید سے دور ہو گیا۔ پس حقیقی عید سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ حضرت کے الہامات پڑھے جائیں۔ (الفضل ۳ اپریل ۱۹۲۸ء)

خود مرزا قادیانی اپنی وحی کا ذکر کرتے ہوئے کہتا ہے کہ.....

خدا کا کلام اس قدر مجھ پر نازل ہوا ہے کہ اگر وہ تمام لکھا جائے تو بیس جزو سے کم نہ ہو گا۔

(حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱)

اس بنا پر قادیانی یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کا ایک الگ اور مستقل دین ہے۔ اور ان کی شریعت، شریعت مستقلہ ہے نیز غلام احمد کے ساتھی صحابہؓ کی مانند ہیں اور اس کی امت ایک نئی امت ہے۔ الفضل لکھتا ہے کہ.....

اللہ تعالیٰ نے اس آخری صداقت کو قادیان کے ویرانہ میں نمودار کیا اور حضرت مسیح موعود کو جو فارسی النسل ہیں، اس اہم کام کے لئے منتخب فرمایا اور فرمایا کہ میں تیرے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا اور حملہ آوروں سے تیری تائید کروں گا اور جو دین تو لے کر آیا ہے اسے دیگر تمام ادیان پر بذریعہ دلائل و براہین غالب کروں گا اور اس کا غلبہ آخر تک قائم رکھوں گا۔ (الفضل ۳ فروری ۱۹۳۵ء)

اسی اخبار نے یہ بھی شائع کیا ہے کہ.....

پس ہر احمدی کو جس نے احمدیت کی حالت میں حضور (مرزا) کو دیکھا یا حضور نے اسے دیکھا، صحابی کہا جائے۔ (الفضل ۱۳ ستمبر ۱۹۳۶ء)

مرزا غلام احمد نے اپنے بارے میں خود لکھا ہے کہ.....

جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ درحقیقت سید المرسلینؐ کے صحابہ میں داخل ہوا ہے۔

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷۱)

مرزائی اخبار اس پر حاشیہ آرائی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ.....

مرزا غلام احمد کی جماعت حقیقت میں صحابہ کی جماعت ہے۔ جس طرح صحابہ حضور کے فیوض سے متمتع ہوتے تھے اسی طرح مرزا صاحب کی جماعت ان کے فیوض سے مستفیض ہوتی ہے۔ (الفضل یکم جنوری ۱۹۱۴ء)

اور پھر مرزا محمود احمد نے اپنی جماعت کے آدمیوں کو تاکید کرتے ہوئے کہا کہ.....

حضرت مسیح موعود کے صحابہ سے ملنا چاہئے۔ کئی ایسے ہوں گے جو پھٹے پرانے کپڑوں میں ہوں گے اور ان کے پاس سے کہنی مار کر لوگ گزر جاتے ہوں گے، مگر وہ ان میں سے ہیں جن کی تعریف خود رب کائنات نے کی۔ لہٰذا ان سے خاص طور پر ملنا چاہئے۔ (الفضل ۸ جنوری ۱۹۳۲ء)

اور اپنی امت کی بات کرتے ہوئے مرزا کہتا ہے کہ.....

میری امت کے دو حصے ہوں گے ایک وہ جو مسیحیت کا رنگ اختیار کریں گے اور تباہ ہوں گے اور دوسرے وہ جو مہدویت کا رنگ اختیار کریں گے۔ (الفضل ۲۶ جنوری ۱۹۱۶ء قول غلام احمد)

اسی طرح وہ اپنی علیحدہ شریعت کا اقرار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ.....

یہ بھی تو سمجھ کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کیئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہوگیا اور میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے اللہ کا فرمان ہے کہ۔

**ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراھیم و موسی** یعنی قرآنی تعلیم صحائف براہیمی اور تورات میں بھی موجود ہے۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۷)

یہاں تک قادیانی تحریرات سے ہم نے یہ بات ثابت کی ہے کہ اسلام اور مسلمانوں اور قادیانیت کے عقائد میں کتنا فرق اور تضاد ہے نیز یہ کہ قادیانی حضرات کس طرح مسلمانوں سے الگ ایک مستقل اور جدید امت ہیں جن کی اپنی شریعت' اپنی کتاب اپنا دین اور خدا کے متعلق اپنے مخصوص نظریات ہیں لہٰذا اس بات کے پیش نظر اگر ہم مرزائی حضرات کو کافر اور خارج از اسلام کہتے ہیں تو یہ بات سو فیصد حق پر مبنی ہے۔ آیئے ذرا مزید چند معتقدات کا جائزہ لیتے ہوئے اپنی بات پر مہر صداقت ثبت کرتے ہیں۔

**حرمین شریفین اور قادیان:** قادیانی حضرات عقیدہ رکھتے ہیں کہ قادیان (مولد متنبی قادیان) مدینہ منورہ اور مکہ مکرمہ کی مانند بلکہ ان سے بھی افضل ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ اس کی دھرتی' زمین حرم ہے۔ اس میں شعائر اللہ ہیں اور وہاں تجلیات و برکات ربانی نازل ہوتی ہیں اور اس میں زمین کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جو حقیقتاً" قطعہ جنت ہے اور وہ کہتے ہیں کہ قادیان میں ایک ایسا مقبرہ ہے جہاں خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پڑھتے ہیں۔ نیز مساجد قادیان' مسجد نبوی" مسجد حرام اور مسجد اقصی کی ہمسری کرتی ہیں بلکہ اس پوری بستی کا درجہ مسلمانوں کے قبلہ و کعبہ کے برابر ہے چنانچہ ایک گستاخ لکھتا ہے کہ..... قادیان کیا ہے' وہ خدا کے جلال اور اس کی قدرت کا روشن نشان ہے اور حضرت مسیح موعود کے فرمان کے مطابق خدا کے رسول کی تخت گاہ ہے۔ قادیان خدا کے مسیح کا مولد' مسکن اور مدفن ہے۔ اس بستی میں وہ مکان ہے

جس میں دنیا کا نجات دہندہ' دجال کا قاتل صلیب شکن اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے والا پیدا ہوا' اس میں اس نے نشوونما پائی اور اسی جگہ اس کی زندگی گزری۔ (الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء)

ایک اور کذاب لکھتا ہے کہ..... قادیان کی بستی خدا کے انوار کے نازل ہونے کی جگہ ہوئی' اسی کی گلیوں میں برکت رکھی گئی۔ اس کے مکانوں میں برکت رکھی گئی' ایک ایک اینٹ آیت اللہ بنائی گئی۔ اس کی مساجد پرنور' موذن کی اذان پور نور' اسلام کے غلبہ کی تصویر شکل ستارہ اسی جگہ بنائی گئی جہاں مسیح کا نزول ہوا' اسی ستارہ سے وہی لا الہ الا اللہ کی آواز پھر بلند کی گئی جو آج سے تیرہ صدیاں قبل جزیرہ عرب میں بلند کی گئی تھی۔ (الفضل یکم جنوری ۱۹۲۹ء)

غلام احمد کا بڑا بیٹا یوں محو توہین ہے کہ.....

میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اللہ نے مجھے بتا دیا ہے کہ قادیان کی زمین بابرکت ہے یہاں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ والی برکات نازل ہوتی ہیں۔ (الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۳۲ء)

دوران خطبہ جمعہ ایک دفعہ اس نے کہا کہ.....

یہ مقام قادیان وہ مقام ہے جس کو اللہ نے تمام دنیا کے لئے ناف کے طور پر بنایا ہے اور اس کو تمام جہان کے لئے ماں قرار دیا ہے اور ہر قسم کا فیض' دنیا کے اسی مقدس مقام سے حاصل ہو سکتا ہے' اس لئے یہ مقام خاص اہمیت رکھنے والا مقام ہے۔ (الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۲۵ء)

نیز.....

خدا نے قادیان کو مرکز بنایا ہے اس لئے خدا کے جو فیوض اور برکات یہاں نازل ہوتے ہیں اور کسی جگہ نہیں ہوتے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے جو لوگ قادیان نہیں آتے مجھے ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔ (انوار خلافت ص ۱۱۷ مجموعہ تقاریر مرزا محمود احمد)

علاوہ ازیں الفضل نے یہ بات واضح لکھی کہ وہ مسجد اقصیٰ جہاں سرور کائنات علیہ السلام معراج کی رات تشریف لے گئے تھے وہ یہی مسجد ہے کہ جو قادیان میں ہے۔

سبحان الذی اسری بعبدہ کی آیت کریمہ میں مسجد اقصیٰ سے مراد قادیان کی مسجد ہے۔ اس معراج میں آنحضرت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے اور وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے جو قادیان میں بجانب مشرق واقع ہے جو مسیح موعود کی برکات و کمالات کی تصویر ہے جو آنحضرت کی طرف سے (ہمیں) عطا کی گئی ہے۔ (الفضل ۲۱ اگست ۱۹۳۲ء)

دجال قادیان خود لکھتا ہے کہ.....

بیت الفکر سے مراد وہ چوبارہ ہے جہاں یہ عاجز کتاب کی تالیف میں مشغول رہا۔ اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارے کے پہلو پر بنائی گئی ہے اور اللہ نے اسی کے متعلق کہا ہے کہ۔

**ومن دخلہ کان آمنا** ۔ جو اس میں داخل ہوتا ہے اس پر امن ہے (براہین احمدیہ ۔ ص ۵۵۷)

اسی لئے تو ان دجالوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ.....

عرب نازاں تھے اگر ارض حرم پر تو ارض قادیان فخر عجم ہے
اے قادیاں‘ اے قادیاں تیری فضائے نور کو
دیتی ہے ہر دم روشنی! جو دیدہ ہائے حور کو
میں قبلہ و کعبہ کہوں یا سجدہ گاہ قدسیاں
اے تخت گاہ مرسلان اے قادیاں اے قادیاں

(الفضل ۱۸ اگست ۱۹۳۲ء)

اسی طرح خطبہ جمعہ دیتے ہوئے غلام احمد کے بیٹے اور دوم خلیفہ قادیانیت مرزا محمود نے قادیان سے اپنی محبت کا حق کچھ یوں ادا کیا کہ.....

قادیان وہ مقام ہے جس کو اللہ نے تمام دنیا کے لئے ناف کے طور پر بنایا ہے اور اس کو تمام جہان کے لئے ام (ماں) قرار دیا ہے اور دنیا کو ہر قسم کا فیض اس مقام سے حاصل ہو سکتا ہے (الفضل ۳ جنوری ۱۹۲۵)

ایک اور گستاخ اسلام اپنی نمک حرامی یوں ثابت کرتا ہے کہ.....

آج تمہارے لئے ابو بکرؓ و عمرؓ سی فضیلت حاصل کرنے کا موقع ہے اور وہ بہشتی مقام موجود ہے۔ تم وصیت کر کے اپنے پیارے آقا المسیح الموعود کے قدموں میں دفن ہو سکتے ہو اور چونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود رسول کریم کی قبر میں دفن ہو گا اس لئے تم اس مقبرہ میں دفن ہو کر خود رسول اکرمؐ کے پہلو میں ہو گے اور تمہارے لئے اس خصوصیت میں ابو بکر کے ہم پلہ ہونے کا موقع ہے۔ (الفضل ۔ ۲ فروری ۱۹۱۵ء)

اور آخر میں "خلیفہ دوم" کی گل افشانی ملاحظہ کیجئے۔

قادیان ام القریٰ ہے یعنی تمام بستیوں کی ماں‘ جو اس سے منقطع ہو گا اسے کاٹ دیا جائے گا۔ لہٰذا اس چیز سے ڈرو کہ تمہیں کاٹ دیا جائے اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے۔ اب کے اور

مدینے کا دودھ خشک ہو چکا ہے جبکہ قادیان کا دودھ بالکل تازہ ہے۔ (حقیقتہ الرویا۔ ص ۴۲)

دیکھ لیجئے! ان جھوٹ کے پیرو کاروں نے مکے اور مدینے کی شان کم کرنے اور ان کی توہین و تحقیر کرنے کی کتنی مذموم کوشش کی ہے..... اور توہین بھی ان بستیوں کی کہ جن کا ذکر قرآن حکیم میں ہے نیز جن میں سے ایک مسلمانوں کے لئے بیت عتیق سے مزین ہے اور دوسری اپنے دامن میں آنحضرتؐ کو لئے ہوئے ہے..... اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ **لا اقسم بھذا البلد۔** قسم ہے مجھے اس شہر (مکہ) کی (البلد ۔ ۱) اور فرمایا **وھذا البلد الامین** اس امن والے شہر مکہ معظمہ کی قسم ۔ (والتین ۔ ۳) نیز اسے ام القریٰ کے نام سے یاد کرتے ہوئے فرمایا۔

**لتنذر ام القری ومن حولھا** ہم نے یہ کتاب آپ پر اس لئے نازل کی ہے تاکہ آپ اس ام القریٰ (بستیوں کی ماں) مکہ مکرمہ اور اس کے آس پاس کی بستیوں کے رہنے والوں کو ڈرائیں۔ (الانعام ۔ ۹۳۔ شوریٰ ۔ ۷)

پھر ارشاد فرمایا کہ ..... **ان اول بیت وضع للناس للذی ببکتہ مبارکا وھدی للعالمین ○ فیہ آیات بینات مقام ابراھیم و من دخلہ کان آمنا** (آل عمران ۔ ۹۶ ۔ ۹۷)

بے شک لوگوں کی عبادت کے لئے مقرر کیا گیا سب سے پہلا گھر اس مکہ میں ہے اور جسے برکت دی گئی ہے اور جو پوری دنیا کے لئے راہنما ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی واضح نشانیاں ہیں ان میں سے ایک تو مقام ابراہیم ہے اور جو اس میں داخل ہو جائے وہ امن میں ہو جاتا ہے۔

اور فرمایا..... **انما امرت ان اعبد رب ھذہ البلدۃ الذی حرمھا**

مجھے یہی حکم ملا ہے کہ اس شہر مکہ کے رب کی عبادت کروں جس نے اس شہر کو محترم بنایا ہے۔ (نمل ۹۱)

علاوہ ازیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بستیوں کے مختلف فضائل یوں بیان فرمائے کہ.....

اے مکہ! تو بہترین جگہ اور اللہ کی اراضی میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب سرزمین ہے۔ (ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ احمد۔ مستدرک حاکم۔ ابن حبان)

باقی مدینہ منورہ کہ جسے شہر رسول ہاشمی ہونے کا شرف حاصل ہے، جو محیط وحی بھی ہے اور منبع نور بھی، سرور کائناتؐ کی ہجرت گاہ بھی ہے اور استراحت گاہ بھی، کے متعلق آنحضرتؐ نے یوں فرمایا کہ.....

اللہ نے مدینے کا نام طیبہ (پاکیزہ) رکھا ہے۔ (بخاری و مسلم)

اور..... جو مدینے میں مر سکتا ہو تو وہ اسی میں مرے کہ میں اس میں وفات پانے والے کے لئے قیامت کے دن سفارش کروں گا۔ (ترمذی ابن ماجہ۔ ابن حبان)

اور یہ کہ..... مدینہ کے دروازوں پر اللہ کے فرشتے مقرر ہیں اس میں دجال اور طاعون داخل نہیں ہو سکتے۔ (بخاری۔ مسلم۔ موطا مالک۔ مسند احمد)

نیز فرمایا کہ..... ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو محترم فرمایا تھا جبکہ میں مدینہ کو محترم قرار دیتا ہوں۔ (ترمذی)

اور ارشاد فرمایا..... ایمان مدینے کی طرف اس طرح پناہ پکڑے گا جس طرح سانپ اپنے بل میں پناہ ڈھونڈتا ہے۔ (بخاری۔ مسلم۔ ابن ماجہ۔ احمد)

نیز یہ بھی فرما دیا کہ..... مدینہ لوگوں کو اس طرح چھانٹ دیتا ہے جس طرح دھونکنی خراب لوہے کو خالص لوہے سے الگ کر دیتی ہے۔

یہ ہے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کا حقیقی مقام و مرتبہ جسے یہ بے ایمان لوگ جھٹلانے اور کم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ لوگ قادیان جیسی نجس بستی کو بھی مکہ و مدینہ کے ہم پلہ سمجھ لیں تاکہ یہ غدار اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ذرا خلیفہ ثانی مرزا محمود کا یہ بیان بھی دیکھ لیں کہ۔

یہاں قادیان میں کئی ایک شعائر اللہ ہیں مثلاً یہی علاقہ جہاں جلسہ ہو رہا ہے۔ اسی طرح شعائر اللہ میں مسجد مبارک' مسجد اقصیٰ (قادیان) اور منارۃ المسیح شامل ہیں ان مقامات میں سیر کی بجائے شعائر اللہ سمجھ کر داخل ہونا چاہئے۔ (الفضل ۸ جنوری ۱۹۳۳ء)

قارئین یقیناً جستجو کریں گے کہ اس "منارۃ المسیح" سے کیا مراد ہے؟ تو اس کے لئے عرض ہے کہ یہ ایک مینار ہے جو غلام احمد نے تعمیر کروایا تھا۔ بے شک "منارۃ المسیح" کی خبر ہمیں احادیث مبارکہ میں ملتی ہے لیکن وہ مینار یہ "خود ساختہ" نہیں ہے بلکہ وہ مینار دمشق کے مشرق میں واقع ایک مسجد کا ہے کہ جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو گا۔ مرزا نے اس مینار پر "نازل" ہونا تو پسند نہ کیا البتہ اپنے لئے ایک الگ مینار ضرور بنا لیا۔ بہرحال اگر عقل و خرد نامی کوئی شے قادیانیوں میں ہے تو وہ صرف اسی ایک واقعے سے مرزا کی جھوٹی نبوت کا اندازہ لگا سکتے ہیں لیکن کیا کیا جائے خوف خدائے پاک ہی دلوں سے رخصت ہو چکا ہے اس لئے یہ لوگ واضح روشنی کے باوجود بھی تاریکی کو سینے سے لگائے بیٹھے ہیں اور مسلسل گمراہی میں گر رہے ہیں۔ اللہ اپنا کرم فرمائے' آمین!

**عقیدہ حج اور محبان مرزا :** وہ عقائد جن کی رو سے قادیانی حضرات امت مسلمہ سے ایک الگ امت متصور ہوتے ہیں ان میں سے ایک عقیدہ حج بھی ہے۔ ان کے نزدیک اصل حج' قادیان کے سالانہ جلسے میں حاضری کا نام ہے۔ غلام احمد کا بیٹا اور خلیفہ محمود کہتا ہے کہ.....

آج جلسے کا پہلا دن ہے اور ہمارا یہ جلسہ حج ہی کی طرح کا ہے کیونکہ مقام حج ایسے لوگوں کے قبضے میں ہے کہ جو احمدیوں کو قتل کر دینا بھی جائز سمجھتے ہیں اس لئے خدا تعالیٰ نے قادیان کو اس کام کے لئے مقرر کیا ہے اور اس لئے جس طرح حج میں لڑائی جھگڑا منع ہے اسی طرح اس جلسے میں بھی منع ہے۔ (برکات خلافت۔ مجموعہ تقاریر مرزا محمود احمد۔ ص ۵ - ۷)

ایک اور نے پیغام صلح میں یوں لکھا ہے کہ.....

جس طرح احمدیت کے بغیر یعنی مرزا صاحب کو چھوڑ کر بچ رہنے والا اسلام' خشک اسلام ہے اسی طرح اس قادیان کے جلسے کو چھوڑ کر مکہ والا حج بھی خشک رہ جاتا ہے کیونکہ وہاں پر آجکل حج کے مقاصد پورے نہیں ہوتے۔ (پیغام صلح ۱۹ اپریل ۱۹۳۳)

اسی طرح مرزا بھی یوں رقم طراز ہے کہ

قادیان میں نفلی حج سے بھی زیادہ ثواب (رکھا گیا) ہے اور غافل رہنے میں نقصان اور خطرہ ہے کیونکہ یہ سلسلہ آسمانی ہے اور حکم ربانی۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۳۵۲)

مرزا محمود ایک اور جگہ کہتا ہے کہ..... شیخ یعقوب علی صاحب بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے یہاں قادیان آنے کو حج قرار دیا ہے۔ (تقریر از مرزا محمود۔ الفضل - ۵ جنوری ۱۹۳۳ء)

حاصل کلام اب تک مرزائیت کے جو عقائد ہوئے ہیں وہ یہ ہیں کہ.....

۱۔ قادیانی خدا انسانی صفات سے متصف ہے جو روزہ بھی رکھتا ہے' نماز بھی پڑھتا ہے سوتا بھی ہے' جاگتا بھی ہے' غلطی بھی کرتا ہے اور نہیں بھی کرتا' لکھتا بھی ہے' دستخط بھی کرتا ہے' صحبت بھی اسے زیب ہے اور اس کے نتیجے میں جنم بھی دیتا ہے۔ (نعوذ باللہ)

۲۔ انبیاء رسول قیامت تک دنیا میں آتے رہیں گے۔

۳۔ مرزا غلام احمد اللہ کا نبی اور رسول ہے۔

۴۔ بلکہ وہ تمام رسولوں سے افضل بھی ہے۔

۵۔ اس پر باقاعدہ وحی نازل ہوتی ہے۔

۶۔ وحی لانے والا فرشتہ جبرئیل امین ہی ہے کہ آنحضورؐ پر نازل ہوا کرتا تھا۔

۷۔ مرزائیوں کا ایک مستقل دین اور ایک مستقل شریعت ہے جس کا دیگر ادیان اور شریعتوں سے کوئی تعلق نہیں اوو مرزائیت ایک الگ امت ہے۔

۸۔ مرزائیوں کا قرآن کے ہم پلہ ایک اپنا قرآن ہے جس کے بیس پارے ہیں اور آیات میں منقسم ہیں۔ اس کا نام "کتاب مبین" ہے۔ اس کی چند ایک آیات یہ ہیں کہ.....

**ان اللہ ینتزل فی القادیان** بے شک اللہ قادیان میں اترے گا (انجام آتھم ۔ ص ۵۵)

**یحمدک اللہ فی عرشہ ویمشی الیک** خدا عرش پر سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔ (البشریٰ ص ۵۶)

نیز..... بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی قسم کی پلیدی یا ناپاکی تجھ میں پائے۔ مگر اللہ تجھے اپنے متواتر اور مسلسل انعامات دکھائے گا۔ تجھ میں حیض نہیں' بلکہ وہ بچہ ہو گیا کہ جو اللہ کے بیٹوں جیسا ہے۔ (حقیقتہ الوحی۔ ص ۱۴۳)

۹۔ قادیان' مکہ و مکرمہ جیسا بلکہ ان سے بڑھ کر افضل ہے۔

۱۰۔ حج قادیان کے سالانہ جلسے میں شرکت کا نام ہے۔

یہ تو تھے قادیانیوں کے کل ۱۰ عقائد جو گذشتہ صفحات میں تفصیلاً" مع حوالہ جات آچکے ہیں اور اب ذرا ان احکامات پر بھی ایک نگاہ ڈالتے چلیں کہ جو انگریز' کے ساختہ و پرورده متنبی پر اس کے "خدا انگریز بہادر" کی جانب سے نازل ہوئے تھے کہ ان کے ذریعے مسلمانوں کی قوت کو منتشر اور برصغیر میں اپنے قبضہ کو مضبوط کیا جا سکے۔

**عقیدہ جہاد:** برصغیر میں انگریز سب سے زیادہ مسلمانوں کے عقیدہ جہاد سے خوفزدہ تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ جب تک یہ "روح" ان میں موجود ہے اس وقت تک ان پر مکمل تسلط قائم نہیں ہو سکتا۔ علاوہ ازیں یورپ اور مشرق وسطیٰ کے دل ابھی تک صلیبی جنگوں میں شکست سے مجروح تھے لہذا انہوں نے سب سے پہلے جس چیز پر توجہ دی وہ مسلمانوں کے اندر سے اس عقیدہ جہاد کا خاتمہ تھا۔ اس مقصد کے لئے انہوں نے ان گنت سازشیں تیار کیں انہی سازشوں میں سے نبوت مرزا بھی ایک سازش تھی کہ جس کی پہلی وحی کا پیام ہی خاتمہ جہاد سے شروع ہوتا تھا۔ چنانچہ غلام احمد لکھتا ہے کہ.....

اللہ نے بتدریج جہاد کی شدت کو کم کر دیا ہے' چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بچوں کو بھی قتل کر دیا جاتا تھا اور آنحضرتؐ کے زمانہ میں بچوں' بوڑھوں اور عورتوں کا قتل ممنوع قرار پایا اور اب میرے زمانہ میں جہاد کو قطعی طور پر منسوخ کر دیا گیا ہے۔ (اربعین نمبر ۴ ص

۱۵)

نیز..... ! آج کے بعد تلوار کے ساتھ جہاد کو ختم کر دیا گیا ہے چنانچہ آج کے بعد کوئی جہاد نہیں۔ یہی نہیں بلکہ جو کوئی اب کفار پر ہتھیار اٹھائے گا اور اپنے آپ کو غازی کہلائے گا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مخالف قرار پائے گا۔ جنہوں نے آج سے تیرہ سو سال پہلے اعلان کر دیا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں جہاد منسوخ ہو جائے گا (قطعی جھوٹ جس کی کوئی دلیل نہیں) پس میں مسیح موعود ہوں اور میرے ظہور کے بعد اب کوئی جہاد نہیں ہم نے صلح اور امن کا پرچم لہرا دیا ہے۔ (اربعین ص ۴۷)

اور مرزائی اخبار' ریویو آف ریلیجنز (Review of Religions) کے مدیر محمد علی نے ایک مرتبہ انگریز حکومت کے سامنے اپنی "وفا" کا تذکرہ کچھ یوں کیا۔

گورنمنٹ کا یہ اپنا فرض ہے کہ اس فرقہ احمدیہ کی نسبت تدبیر سے زمین کے اندرونی حالات دریافت کرے (یعنی ہمارے متعلق جان لے) ہمارے امام نے اپنی عمر کے ۲۲ برس صرف اسی تعلیم میں صرف کئے ہیں کہ جہاد حرام اور قطعاً" حرام ہے یہاں تک کہ بہت سی عربی کتب میں بھی مضمون ممانعت جہاد لکھ کر ان کو بلاد اسلام' عرب' شام' کابل وغیرہ میں تقسیم کیا گیا ہے جس سے گورنمنٹ بھی بے خبر نہیں ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ ج ۲)

علاوہ ازیں قادیانی متنبی خود کہتا ہے کہ.....

یہ وہ فرقہ ہے جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے اور پنجاب' ہندوستان اور دیگر متفرق مقامات میں پھیلا ہوا ہے۔ یہی وہ فرقہ ہے جو دن رات کوشش کرتا ہے کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بیہودہ رسم کو اٹھا دے۔ چنانچہ اب تک ساٹھ کے قریب ایسی کتابیں عربی' فارسی' اردو اور انگریزی میں تالیف کر کے شائع کی ہیں جن کا مقصد ہی یہ ہے کہ یہ غلط خیال مسلمانوں کے دلوں سے دور ہو جائے۔ اس قوم میں یہ خرابی اکثر نادان مولویوں نے ڈال رکھی ہے لیکن اگر خدا نے چاہا تو امید رکھتا ہوں کہ عنقریب ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ (عریضہ غلام احمد مندرجہ ریویو آف ریلیجنز ج ۵ ـ ۱۹۲۲ء)

جہاد جسے انگریز کا یہ پروردہ بیہودہ قرار دے رہا ہے۔ فرامین رسول معظمؐ کی روشنی میں وہ اتنا ہی مبارک اور ارفع ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ.....

**الجہاد افضل الاعمال** جہاد سب سے افضل عمل ہے (بخاری مسلم۔ ابو داؤد۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی۔ احمد)

اور ..... **افضل الناس مومن یجاھد بنفسہ ومالہ فی سبیل اللہ** ۔ لوگوں میں سب سے بہترین مومن وہ ہے کہ جو اپنے جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ (بخاری۔ ترمذی۔ نسائی۔ دارمی۔ احمد)

نیز ..... **ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ اعدھا اللہ للمجاھدین فی سبیلہ** ۔ جنت میں سو درجے ہیں جن سب کو اللہ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے۔ (بخاری۔ مسلم۔ نسائی۔ مسند احمد)

مزید فرمایا کہ..... **لغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیھا**
اللہ کی راہ میں صبح و شام جہاد کے لئے نکلنا دین اور دنیا کی تمام نعمتوں سے بہتر ہے۔ (مسلم۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ۔ احمد۔ ابو داؤد۔ طیالسی۔ دارمی۔ بخاری)

اور فرمایا کہ..... **ما اغبرت قدما عبد فی سبیل اللہ فتمسہ النار**
اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے قدم ادھر غبار آلود ہوتے ہیں اور ادھر اس پر جہنم حرام ہو جاتی ہے۔
(بخاری۔ مسلم۔ ابو داؤد۔ ابن ماجہ۔ دارمی۔ احمد۔ طیالسی)

علاوہ ازیں آنحضرتؐ نے رب کی ہدایت کے مطابق فرمایا کہ.....
**وقاتلوھم حتی لا تکون فتنۃ ویکون الدین للہ** ۔ اور کافروں سے جنگ کرو حتیٰ کہ شرک و کفر کا فتنہ مٹ جائے اور ہر سو دین خداوندی پھیل جائے۔ (البقرہ ۔ ۱۹۳)

یہ ہیں وہ تعلیمات جو ہمیں دین حق سے ملتی ہیں جبکہ دوسری طرف ضمیر فروش سامراجی پیغمبر کی بے سرو پا باتیں ہیں کہ جن کا مقصد ہی اسلام کی بنیادوں کو کھوکھلا کرنا دکھائی دیتا ہے۔ اللہ ہمیں اپنے سچے دین پر قائم رکھے اور اس حالت میں ہمیں دنیا سے اٹھائے۔ آمین

**پیمان وفا:** تنسیخ جہاد کے علاوہ دوسرا حکم جو غلام احمد نے اپنے ساتھیوں کو دیا وہ انگریز سے "شجر وفا" تلے پیار کی پینگیں بڑھانا تھا۔ اگرچہ اس موضوع پر ہم ایک مستقل مقالہ سپرد قلم کر چکے ہیں لیکن پھر بھی چند ایک باتوں کا ذکر کئے دیتے ہیں تاکہ دیئے گئے عنوان سے انصاف ہو سکے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک انگریز وفاداری اضافی اور معمولی مسئلہ نہیں بلکہ ایک بنیادی اور اصولی مسئلہ ہے۔ اس لئے مرزا نے اپنی بیعت کے لئے جو شرائط رکھی تھیں ان میں سے انگریز وفاداری کو بھی ایک لازمی شرط قرار دیا تھا اور یہ بات مسلمہ ہے کہ بیعت میں ان ہی احکامات کی شرط لگائی جاتی ہے کہ بنیاد کی حیثیت رکھتے ہوں لہٰذا خود مرزا نے لکھا ہے کہ.....

جو ہدایات اس فرقہ کے لئے میں نے مرتب کی ہیں اور جن کو میں نے ہاتھ سے لکھ کر اور چھاپ کر ہر جگہ تقسیم کیا ہے' چاہئے کہ انہیں دستور العمل میں رکھا جائے۔ اسی طرح جو ہدایات ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں چھپ کر عام مریدوں میں تقسیم ہوئی ہیں ان کا نام تکمیل تبلیغ مع شرائط بیعت ہے اور جس کی ایک کاپی گورنمنٹ کو بھی بھیجی گئی تھی۔ ان ہدایات اور دوسری اسی قسم کی ہدایات کو پڑھ کر گورنمنٹ کو معلوم ہو گا کہ سارا کام ہی گورنمنٹ کی خوشنودی اور رضا جوئی کی خاطر کیا گیا ہے اور اسی کے حکم پر کیا گیا ہے اسی لئے ہربات گورنمنٹ کے نوٹس میں لائی جاتی ہے اور یہ بار بار تاکید کی جاتی ہے کہ وہ گورنمنٹ برطانیہ کے سچے خیر خواہ اور مطیع رہیں۔ (تبلیغ رسالت۔ ج ۷ ص ۱۶)

وہ شرائط بیعت کیا تھیں تو اس کے لئے زبان مرزا یوں محور قص ہے کہ.....

اس تمام تقریر سے جس کے ساتھ میں نے اپنی سترہ سالہ مسلسل تقاریر سے ثبوت پیش کئے ہیں صاف ظاہر ہے کہ میں سرکار انگریزی کا بہ دل و جان خیر خواہ ہوں اور میں ایک دامن دوست انسان ہوں نیز اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا میرا اصول ہے اور یہ وہ اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے چنانچہ پرچہ شرائط بیعت جو ہمیشہ مریدوں میں تقسیم کیا جاتا ہے اس کی دفعہ چہارم میں ان ہی باتوں کی تصریح کی گئی ہے۔ (ضمیمہ کتاب البریہ ص ۹۔ از مرزائے قادیان)

مرزائیت کا دوسرا خلیفہ اور ابن الغلام اس کی توثیق یوں پیش کرتا ہے کہ.....

ایک خاص امر کو اس جگہ ضرور بیان کر دینا چاہتا ہوں اور وہ حضرت مسیح موعود کا اپنی بیعت کی شرائط میں وفاداری حکومت کا شامل کرنا ہے۔ آپ نے لکھا کہ جو شخص اپنی گورنمنٹ کی فرمانبرداری نہیں کرتا اور کسی طرح بھی اپنے احکام کے خلاف شورش کرتا اور ان کے احکام کے نفاذ میں روڑے اٹکاتا ہے وہ مری جماعت میں سے نہیں۔ (اور (الحمدللہ) یہ سبق آپ نے جماعت کو ایسا پڑھایا کہ ہر موقع پر جماعت احمدیہ نے یہ گورنمنٹ ہند کی فرمانبرداری کا اظہار کیا ہے اور کبھی خفیف سے خفیف شورش میں بھی حصہ نہیں لیا۔ (تحفتہ الملوک۔ ص ۱۲۴۔ از مرزا محمود احمد)

ان ہی عقائد خبیثہ کے ساتھ ایک اور عقیدہ بھی اگر شامل کر لیا جائے تو وہ بعید از بحث نہ ہو گا اور وہ ہے قادیانیوں کا اصول کہ جس کے تحت جو شخص مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا اور اس کے جھوٹے احکام و عقائد کو تسلیم نہیں کرتا وہ کافر ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں

رہے گا۔ چنانچہ مرزا محمود رقم طراز ہے کہ.....

جو مسلمان حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے' خواہ انہوں نے حضرت کا نام بھی نہ سنا ہو' وہ کافر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (آئینہ صداقت ص ۳۵)

مرزا کا دوسرا بیٹا بشیر احمد کچھ یوں ہرزہ سرا ہے کہ.....

وہ شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے لیکن عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمدؐ کو نہیں مانتا یا محمدؐ کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (غلام احمد) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر ہے۔ (حکمتہ الفصل مندرج ریویو ریلیجنز نمبر ۳۵ ج ۱۴ ص ۱۱۰)

اور خود متنبی قادیان کہتا ہے کہ.....

اللہ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک وہ شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے اسے قبول نہیں کیا تو وہ مسلمان نہیں ہے۔ (الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۳۵ء)

اور اپنے خود ساختہ الہام کے ذریعے یوں گویا ہوتا ہے کہ.....

جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہو گا اور تیرا مخالف ہو گا وہ خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔ (تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۲۷)

ہم نے دلائل و شواہد اور مرزائی تحریرات سے یہ بات تقویت کے نقطہ عروج تک پہنچائی ہے کہ قادیانی ایک الگ دین' شریعت اور فکر کے پیرو کار ہیں جن کا کم از کم اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ہمارا یہ تمام عبارات اور حوالہ جات پیش کرنے کا مقصد بھی یہی تھا تاکہ ہم پوری دنیائے مرزائیت سے سوال کر سکیں کہ مسلمانوں سے ہر معاملے میں اختلاف ہونے کے باوجود انہیں اپنے مسلمان ہونے اور الگ امت نہ ہونے پر اصرار کیوں ہے۔ وہ بات جو ان کے قلم سے تو بڑی شان و شوکت سے نکلتی ہے لیکن پھر اسے زبان پر لاتے ہوئے "قلب قادیان" کیوں کپکپا اٹھتا ہے اس لئے.....

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم یا پھر سنگ ہو جا